سلسلۂ مجددیہ کا ایک نادر مخطوطہ

(ڈاکٹر) غلام مصطفیٰ خان[1]

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۳۴ھ) کے کمالات سے متعلق بقول صاحب روضۃ القیومیہ (رکن سوم ۳۲/۵) قریب ساڑھے تین سو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ لیکن دستبرد زمانہ سے اب ان میں سے اکثر ناپید ہیں۔ خوش قسمتی سے حضرت مولانا حافظ محمد ہاشم جان صاحب مجددی مدظلہ (ٹنڈو سائیں داد۔ سندھ) کے کتب خانے میں ایک مجموعہ نظر سے گزرا جس کا نام اور جس کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا لیکن اس کے ورق نمبر ۲ ب میں اتنی بات ملتی ہے کہ:- ومن الشواھد العظیمۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بوجودہ ثم المشائخ الکرام فی الازمنۃ الماضیۃ کما فصّلتہ فی الرسالۃ المسماۃ فی الجنات الثمانیۃ۔ یعنی آپ کی مجددیت کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیدا ہونے کی بشارت دی، نیز قرون ماضیہ کے مشائخ نے بھی آپ کی ولادت کی خبر دی جس کی تفصیل میں نے رسالہ الجنات الثمانیہ میں دے دی ہے۔

۱؎ صدر شعبہ اردو جامعہ سندھ۔

www.mujaddidiway.com

نمایاں معیار یہ ہے کہ ایسے معاشرہ کے ارکان کے درمیان دوستی اور خیرسگالی کے تعلقات اور اتحاد پیدا کرنے کے اہم مقصد سے مطابقت رکھنا چاہیئے۔ بالعموم صورت حال یہ ہوتی ہے کہ وہ دوستانہ تعلقات، عملی اسباب پر پیدا ہوتے ہیں جو عام لوگوں کے ذہنوں میں دوسروں سے خوش گوار تعلقات رکھنے اور اُن کے ساتھ اتحاد سے رہنے کے مقاصد پیدا کرتے ہیں۔ وہ عملی اسباب باہمی معاونت اور تعاون پر مشتمل ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کی ضروریات کی تسکین کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ محبت، انسیت اور خیرسگالی کے احساسات جو معاشرہ کے ارکان کے درمیان باہمی دوستی کے وجود کی بنیادوں میں ہوتے ہیں بالعموم ذاتی مفاد اور باہمی مفادات کے مقاصد کے محرکات میں ملوث ہوتے ہیں۔

کردار کے چار شعبے

ان اصولوں کو متعارف کرانے کے بعد جو بالعموم اخلاقی کردار پر حکمرانی کرتے ہیں۔ اخلاقی کردار کے مبادیات کا بیان کرنا مفید ہوگا جن میں سے ہر ایک زندگی کے چار شعبوں سے تعلق رکھتا ہے جو یہ ہیں:۔ شخصی زندگی کے کردار کا شعبہ، معاشی زندگی کے کردار کا شعبہ، اور سیاسی زندگی کے کردار کا شعبہ۔

لمحات (عربی)

شاہ ولی اللہ رح کے فلسفۂ تصوف کی یہ بنیادی کتاب عرصے سے نایاب تھی، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کو اس کا ایک پرانا قلمی نسخہ ملا۔ موصوف نے بڑی محنت سے اس کی تصحیح کی اور شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کی عبارات سے اس کا مقابلہ کیا اور وضاحت طلب امور پر تشریحی حواشی لکھے۔ کتاب کے شروع میں مولانا کا ایک مبسوط مقدمہ ہے۔

قیمت ۲ دو روپے

www.mujaddidway.com

اس عبارت سے اتنی بات معلوم ہوجاتی ہے کہ اس رسالے کے مصنّف نے رسالہ الجنّات الثمانیہ بھی لکھا ہوگا۔ چنانچہ اس مؤخرالذکر رسالے میں سے مجدّدیت کے متعلق مضمون کو اس مخطوطے کے جامع نے بطور ضمیمہ آخر میں درج کردیا ہے۔ اسی مضمون میں زبدۃ المقامات کے مصنّف یعنی حضرت مجدّدِ الف ثانی قدس سرّہ کے خلیفہ حضرت محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ کا حوالہ بھی آتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس رسالے کا مصنّف یقیناً حضرت ہاشم کشمی رح کے بعد ہوا ہوگا۔

ہمارے اس مخطوطے میں پہلے تو حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ کی مجدّدیت کے لئے شواہد ہیں، پھر اُن کے سلسلے کے تمام اسباق بھی درج ہیں جن سے خود سیّد الطائفہ یعنی حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہ کے کمالات کا اندازہ بھی ہوجاتا ہے۔ مجدّدیت اور "قیّومیت" سے متعلق یہ نادر مخطوطہ بہت اہم ہے، اسی لئے وہ اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

وما توفیقی الّا باللہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد، فقد قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم انّ اللہ تعالیٰ یبعث بھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا رواہ ابو داؤد

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ یبعث بھٰذہ الأمۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کی ہدایت کے لئے ہر صدی کی ابتدا میں ایسے عارف باللہ شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اُمّت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد،

الحاکم والبیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ۔ بدانکہ علمائے امت اختلاف نمودند در معنے ایں حدیث نفیس بعض برآنند کہ مَن عبارت از جماعت علماء و فقہا و محدثین است کہ بہ نشرِ علوم دینی و احکام یقینی توفیق یافتہ اند و بر جانب اعلام دینِ متین بآں ارتفاع گرفتہ و ایں قول بغایت ضعیف است زیرا کہ ایں معنے در ہر زمان موجود است تخصیص بمائۃ ظاہر نمی شود۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام "لا یزال من امتی اُمۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امرُ اللہ وهم علٰی ذٰلک (متفق علیہ)۔

حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ اس حدیث کے معنٰی میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ بعض علماء کے نزدیک حدیث مذکور میں لفظ "مَن" سے مراد علماء فقہاء اور محدثین کی جماعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہی علماء کو علوم دینیہ اور احکام خداوندی کی تبلیغ و اشاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ان کی مساعی خیر کے صلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں درجات عالیہ اور مراتب راقیہ پر فائز فرمائے گا۔ مگر اس حدیث میں "مَن" سے علماء فقہا اور محدثین مراد لینا ضعیف خیال ہے کیونکہ ایسے برگزیدہ علماء تو ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہیں گے ان کے لئے ایک صدی کی تخصیص نہیں ہے اور حدیث مذکور میں ایک صدی کی تخصیص موجود ہے چنانچہ اسی طرح دوسری حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں قیامت تک ایسے برگزیدہ علماء ربانیین پیدا ہوتے رہیں گے جو احکام خداوندی کی اشاعت کریں گے کہ نہ انہیں کسی کے عدم تعاون سے کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ انہیں مخالفین کی مخالفت سے کوئی ضرر پہنچے گا بلکہ وہ اپنا تبلیغی کام کرتے رہیں گے

www.mujaddidway.com

وقول جمهور علماء سلف وخلف آنست که مراد از "مَن" ذاتے است معین که جامع باشد هر کمالات ظاهر و باطن را و ممتاز باشد در عهد خود بوراثت و نیابت صاحبِ شریعت ومتصف بود بترویج احکام سنت وتخریب اعلام بدعت متحقق بود. بترویج احکام به تهذیب اخلاق باطنه وتنویر مکارم معنویه و یکون غالباً ذا خوارقِ عظیمة و متعارف بسنة و هو الاصح بل الصحیح الذی لا یسعی العدول عنه۔

واعلم ان العلماء قد عینوا المجددین علیٰ ما اقتضیٰ آرائهم من دین النبی الکریم علیه السلام الیٰ یومنا هٰذا فان أردت الاطلاع علیٰ تفصیل الامر فعلیك برسائل الحافظ جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه شرح المحقق المناوی علی الجامع الصغیر والعلقمی۔

ثم اعلم ان علیٰ رأس

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

جمہور علماء سلف وخلف کا متفق علیہ قول یہ ہے کہ حدیث مذکور میں لفظ "مَن" سے ایسی ستودہ صفات ذات مراد ہے جو کمالات ظاہری اور باطنی کی جامع ہو اور جو اپنے زمانہ میں وارث اور نائب رسول ہونے کی حیثیت سے اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جس میں احکامِ سنّت کو رواج دینے اور آثارِ بدعت کو مٹانے کے اوصاف حمیدہ موجود ہوں وہ انسان کے باطنی اخلاق کو استوار کرے نیز انسان کی معنوی اور روحانی خوبیوں کو اجاگر کردے، اس سے خوارق عادات اور کرامات کا ظہور ہو، وہ عامل بالسّنّہ ہونے میں مشہور ہو اور وہ اپنے ہر قول وفعل میں سنتِ رسول علیہ السلام کا پابند ہو۔

علماء ربّانیین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق ان مجددین کے اعداد شمار بیان فرمائے ہیں جنہوں نے آج تک شریعت محمدیہ کی تجدید فرمائی ہے ان اولیائے کرام کی تفصیل حافظ جلال الدین سیوطیؒ کے رسائل میں اور محقق مناوی کی شرح جامع الصغیر اور علقمی میں موجود ہے۔

جاننا چاہیئے کہ گیارھویں صدی ہجری کے

www.mujaddidway.com

المائة الحادی عشر اظهر الله تعالیٰ سبحانه نورًا عظیمًا وقمرًا منیرًا اعنی کامل المکمل شیخ احمد السرهندی وضع علیه خلعة القیومیة والفردیة وجمع مناصب الولایة ثم شرف بکمالات الوراثة من الفحول صلی الله علیه وسلم ماتیحیر فیه عقول الفحول و جعل مجددا لذلك المائة واعطی شواهد التجدید مالا یشك فیها الا الجهول والعنید وانی ارید ان اذکر شیئًا قلیلًا منها للقیاس علیه کثیرها۔ فمن شواهد التجدید نشر انواع العلوم الدینیة و الاحکام الیقینیة فی الآفاق و نشر لآلی الاسرار شرقًا و غربًا منه رضی الله عنه۔ و من

اوائل میں اللہ تعالیٰ نے ایک نورِ عظیم اور قمرِ منیر ظاہر فرمایا، یعنی شیخ کامل حضرت احمد سرہندی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیومیت کے مخصوص خلعت سے سرفراز فرمایا اور آپ کو ولایت عالیہ کے مراتب اعلیٰ عطا فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ظاہری و باطنی کا ایسا شرف بخشا جسے دیکھ کر عارفین اور کاملین پر حیرت طاری ہوگئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صدی کا مجدد منتخب فرمایا اور آپ کی مجددیت پر ایسے دلائل اور براہین قائم کر دیئے جن کے متعلق صرف جاہل اور ہٹ دھرم مخالفین ہی شک کر سکتے ہیں۔ میں یہاں چند ایسے دلائل و شواہد کا ذکر کروں گا جن کی روشنی میں حضرت مجدد صاحبؒ کی کرامات اور خصوصیات کا یقین ہوتا ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجدد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں علوم دینیہ اور احکام ربانی کی اشاعت بڑے وسیع پیمانہ پر فرمائی اور مشرق و مغرب کے طالبانِ حق کے دلوں پر اسرار و غوامض منکشف فرمائے اور ان دلوں کو نورِ معرفت سے بھر دیا۔ آپ کے

www.maktabah.org

الشواهد ظهور الخوارق والكرامات علىٰ يديه اكثر من ان تحصى يشهد علىٰ ذٰلك مقاماته المدونة ـ ومن الشواهد اعتراف فحول علماء زمانه بكونه المجدد كالفاضل المحقق مولانا عبد الحكيم السيالكوتي حيث ذكره في كتاب له بهٰذا اللقب ـ و من الشواهد شرح مقامات الطريقة حيث لم يسبقه بذٰلك التفصيل احد من هٰذه الطائفة العلية ـ ومن الشواهد ان الله سبحانه اختار له اصحابًا عرفاء علماء اكثر من الف الف فامتلأ البر والبحر بنورهم وصار اخبار كراماتهم وكمالاتهم وترويجهم الطريقة وتائيد الشريعة مما لا ترتاب فيه

خوارق عادات اور کرامتیں بے شمار ہیں جن کی تفصیل ان کتابوں میں موجود ہے جن میں آپ کے مراتب عالیہ بیان کیئے گئے ہیں آپ کے مجدد ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے زمانہ کے اکابر علماء نے آپ کے مجدد ہونے کا اعتراف کیا ہے جیسے فاضل محقق مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی رح چنانچہ مولانا موصوف نے اپنی کتاب "المجدد" میں آپ کا مجدد ہونا ثابت کیا ہے ۔ ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے معرفت و طریقت کے مقامات کو اس قدر بسط و وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ارباب طریقت میں سے کسی بزرگ نے اتنی وضاحت نہیں فرمائی ۔ ایک ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں ایسے ارباب طریقت اور علمائے شریعت کو آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل فرمایا جنہوں نے اپنے فیوض و برکات کے نور سے سارے عالم کو منور کر دیا وہ سب مشائخ ایسے صاحبِ کرامت اور اربابِ کمال تھے جنہوں نے نمایاں طور پر سلوک طریقت کو فروغ دیا اور شریعتِ اسلامی کی اشاعت میں اپنی مساعی جمیلہ کو صرف کیا ۔ مشائخ کے یہ عظیم الشان کارنامے اس قدر بدیہی ہیں جن میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، بالکل

www.mujaddidway.com

کنـار علی عـلم ۔
و من الشواهد انـه
سُبحانه عززه بفهـم
المقطعات الفرقانية وحصول
اسرار المتشابهات القرانية
كما يشهد به كلامه فی غیر
موضع ۔ ومن الشواهد تحمل
الجفاء من سلطان زمانه فی
ذات الله جفاءً عظیماً۔
وانه قدس سره لم یزل فی
اعلاء کلمة الحق طول بقائه
وفیه تضرر من المخالفین
بذلك اقساماً ۔ و ذلك
مشهور فی الآفاق۔

ومن الشواهد
ان الله سبحانه فتح علیه
ابواب العلم الباطن حیث لم یرد من
غیره من هذه الطائفة سلفاً ولا
خلفاً الا ما شاء الله۔ فمن ذلك انه
قال کشف الله تعالیٰ لی قبور انبیاء
الهند وکوشف لی اسمائهم و
اسماء من تبعهم بل کوشف

اس طرح جیسے آگ کے موجود ہونے کا علم بدیہی ہوتا ہے۔ آپ کے مجدّد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو مقطعاتِ قرآنی کا فہم وادراک عطا فرمایا اور آپ پر آیاتِ متشابہات کے اسرار و غوامض منکشف فرمائے جس کا ثبوت آپ کی تصانیف میں مختلف مقامات پر ملتا ہے۔ ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ نے خالصاً لوجہ اللہ اپنے زمانہ کے بادشاہ کے جبر و استبداد کی سختیاں جھیلیں اور قید و بند کی اذیتیں برداشت کیں۔ بادشاہِ وقت کے جور و ستم کے باوجود آپ ساری عمر اعلاءِ کلمۃ اللہ فرماتے رہے خصوصاً ایسی حالت میں جب آپ کے مخالفین آپ کو سخت ترین اذیتیں پہنچاتے تھے۔ آپ پر جو ستم و استبداد ہوئے وہ دل خراش واقعات تاریخ میں مشہور ہیں۔

آپ کے مجدّد ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ پر علم باطن کی ایسی مستقیم راہیں کھول دیں جو سالکین سلف و خلف میں سے شاذ و نادر ہی کسی کے لئے کھلی ہوں گی۔ ایک جگہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قبور انبیاءِ ہند کا کشف عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ مجھ پر ان اصحابِ قبور کے اسماء اور ان کے مُتّبعین کے اسماء نیز ان کے

www.mujaddidway.com

لى مقاماتهم ودرجاتهم
ارى على قبورهم انوارا
متلألية - ومن ذلك انه قال
انى لاعرف باعلام سبحانه
جميع من يدخل فى طريقة
السلوك على يدى وعلى يد اصحابى
واصحاب اصحابى الى يوم القيامة و
اعلم اسمائهم وانسابهم ومساكنهم۔

ومن الشواهد انه اسلم على
يديه جم غفير من
الكافرين، وتاب الوف من
المسلمين، وانابوا و
اخذوا الطريقة وصاروا
من ارباب الولاية وامتلأت
الارض منهم شرقًا وغربًا عربًا
وعجمًا بحرًا وبرًا - و من
الشواهد العظيمة انه
صلى الله عليه وسلم اخبر بوجوده
ثم المشائخ الكرام فى الازمنة
الماضية كما فصّلته فى الرسالة
المسماة فى الجنات الثمانية "۔

ومن الشواهد انه رضى
الله عنه باعلام الله سبحانه

درجات ومراتب تک منکشف کر دیئے چنانچہ
ہیں ان کے مزارات پر انوارِ الٰہیہ کی روشنی
دیکھتا ہوں۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ
میرے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے ہاتھ پر یا میرے خلفاء کے خلفاء
کے ہاتھ پر بیعت کر کے میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے، نیز
قیامت تک جو لوگ میرے سلسلہ میں داخل
ہوں گے مجھے ان کے ناموں نسبوں اور ان کی
رہائش گاہوں تک کا علم ہے۔

آپ کی مجددیت کا ایک بین ثبوت یہ
ہے کہ آپ کے دست مبارک پر کافروں کا
جم غفیر مشرف باسلام ہوا۔ اور آپ کی رشد
وہدایت سے ہزاروں مسلمان گناہوں سے توبہ
کر کے آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور
ولایت کے درجہ پر پہنچے اور ان مشائخ کے فیوض
باطنی سے مشرق ومغرب میں، بحر و بر میں بے شمار
عرب وعجم مستفیض ہوئے۔ آپ کی مجددیت
کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ رسول اکرم صلّی
اللہ علیہ وسلم نے آپ کے پیدا ہونے کی بشارت
دی۔ نیز قرونِ ماضیہ کے مشائخ نے بھی آپ کے
پیدا ہونے کی خبر دی جس کی تفصیل میں نے رسالہ
الجنّات الثمانیہ میں دی ہے۔

ایک ثبوت آپ کے مجدد ہونے کا یہ
ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ سبحانہ نے ایسا علم

www.mujaddidway.com

مراتب الولایۃ والنبوۃ والرسالۃ والکرامات اولی العزم ومقامات الخلۃ والمحبۃ وما اختص بہ سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات فیثبت بکرم اللہ انہ مجدد للمائۃ الحادی عشر۔

فصل: مسکین بے تمکین خواستہ کہ ذکر مقامات طریقت او وصول معارج حقیقت را کہ آنجناب بآں ممتاز اولین و آخرین گشتہ بطریق اجمال من الابتداء الی الانتہاء درسلک تحریر آرد و اہل سلوک را برآں اطلاع بخشد۔

وچوں ظہور حقائق در عالم مثال بصورۃ دائرہ متمثل میشود، و اکثر در کلام کرام تعبیر از مقامات بآں رفتہ احقر نیز شرح مقامات ولایت ونبوت وغیرہا بدوائر نمودہ۔ فعلی ملحوظ من کلام رضی اللہ عنہ

عطا فرمایا جس کی روشنی میں آپ نے ولایت ونبوت اور رسالت کے مراتب عالیہ بیان فرمائے اور بڑے بڑے معجزات اور کرامات کا ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے مقاماتِ خُلت ومحبت بیان فرمائے اور اس مقام محبت کی تشریح کی جو سید المرسلین وخاتم النبیین کے ساتھ مخصوص ہے۔ مذکورہ بالا دلائل وشواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ گیارھویں صدی کے مجدد تھے۔

اس کے بعد فقیر مسکین چاہتا ہے کہ سلوک کے مقاماتِ عالیہ سے گزرنے کے بعد معارج حقیقت تک پہنچنے کی رفعتوں کو از ابتدا تا انتہا اختصار کے ساتھ بیان کرے جس پر پہنچ کر حضرت مجدد صاحبؒ سالکین اولین وآخرین میں ممتاز نظر آتے ہیں تاکہ اربابِ طریقت بھی اس بلندی سے واقف ہو جائیں جہاں تک آپ کی رسائی ہوئی۔

چونکہ عالم مثال میں حقائق کا اظہار دائرہ کی شکل میں کیا جاتا ہے، چنانچہ سالکانِ راہ طریقت نے بھی اپنے کلام میں حقائق ومعارف ظاہر کرنے کا یہی طریقہ اختیار کیا ہے اس لئے خاکسار بھی مقامات ولایت ونبوت کو دائروں کی شکل میں بیان کرے گا۔ حضرت مجدد صاحبؒ اور آپ کے خلفائے کرام کے فرمودات کے

www.mujaddidway.com

واخرجت من كلام خليفته المكرمين خازن الرحمة والعروة الوثقى بسبعة عشر دوائر واعلم انی ترکت بعض الدوائر العالية لكونها على طرق من الطريق المسلوك وقلما يقع سير السالكين فيها كدائرة السيف القاطع عند دائرة الولاية الكبرى ودائرة الحب ودائرة المحبة البحت من غير قيد المحبوبية والمحبة المنسوبة الى ثلثة من اولى العزم آدم ونوح وابراهيم عليهم السلام۔ ودائرة حقيقة الصوم وغيرها وسأشير الى بعضها عند التفصيل :-

مطابق جو خازن رحمت اور عروۃ الوثقیٰ کی حیثیت رکھتے ہیں میں ان مقامات کی وضاحت سترہ ۱۷ دائروں کی شکل میں کروں گا۔ میں نے بعض دائروں کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ ان مدارج تک سالکانِ راہِ طریقت کی سیر بہت کم ہوتی ہے، جیسے دائرہ سیف قاطع جو دائرہ ولایت کبریٰ کے پاس ہے۔ اور دائرہ حب اور دائرہ محبتِ محض جس میں نہ تو محبوبیت کی پابندی ہوتی ہے نہ محبت کی۔ یہ تینوں دائرے تین اولوالعزم پیغمبران علیہم السلام کی طرف منسوب ہیں یعنی حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ اسی طرح دائرہ حقیقت الصوم وغیرہ کو بھی میں نے ترک کر دیا ہے۔ پیش نظر دائروں کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

هذه دائرة الامكان نصفها الخلق ونصفها الامر

الدائرة الاولى — پہلا دائرہ

وهی متولدة من العناصر ليس لها اصل عند اللطائف لكن لها مناسبة تامة بعد التزكية بالقوس الذی هو منتهی الكبرى.

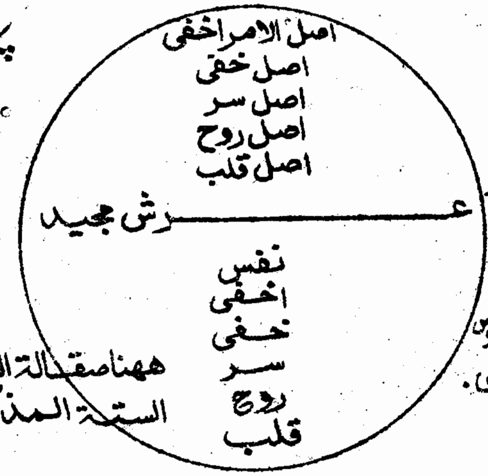

ههنا مقالة اللطائف الستة المذكورة

وھی کنایۃ عن مرتبۃ الامکان
بدانکہ ہر آدمی محبت دنیا و علائقِ حظوظ
غالب آمدہ بحدیکہ بالکلیہ تابع نفس
و عناصر گشتہ بلکہ لطائف خمسہ از عالمِ امر
در عناصر و نفس گم گشتہ بریک عالم
خلق گردید آنرا اصلا و قطعا ازاں عالم
خبر ندارد ۔ و اگر توفیق یاری
دہد بمرتب کمال کاملاں رسد
و مرشد تلقین ذکر لطائف میفرمایند
بتوجہ مرشد آں از دریائے غفلت
سر برآوردہ بخود شناسے رجوع
کنند بعد از چند گاہ باصلِ
خود رجوع کند بعدہ باصل
الاصل وھلم جرا حتی یصلوا
الی الذات الواجب المقصود
المعبود و آں زمان ایں ذکر
لطائف کہ بمنزلہ ابجد بود
برائے توطیہ لفظاً سر زد و شروع
کارِ سلوک فراموش می شود و
بسیر دوائر مشغول میشود یکے بعد
دیگرے حتی الوصول الی المقصود
سماع از مرشد ۔ فھذہ
دائرۃ الامکان نصفھا

یہ دائرہ مرتبہ امکان ہے اس مرتبہ میں سالک
پر حب دنیا اور خواہشاتِ نفسانی کا غلبہ ہوتا
ہے اس حد تک کہ وہ پورے طور پر نفس اور
ہوائے نفسانی کا تابع ہو کر رہ جاتا ہے جس
کے نتیجہ میں عالم امر در عناصر اور نفس کے لطائف
اس کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں اور
سالک عالم خلق کے عجائبات میں اس قدر
محو ہو جاتا ہے کہ اسے عالم بالا کی کچھ خبر نہیں
رہتی ۔ ایسی صورت میں اگر سالک کو توفیقِ
الٰہی سے کوئی ایسا کامل مرشد مل جائے جو اسے
ذکر لطائف کی تلقین کرے، اسے غفلت سے
نکال کر اس میں معرفت نفس پیدا کرے اور
وہ اپنی حقیقت کی طرف رجوع ہو جائے ،
پھر اسی طرح بتدریج منازل ارتقاء طے کرتا
جائے تو وہ روحانی طور پر ذات واجب الوجود
تک پہنچ جاتا ہے جو مقصود و معبود حقیقی ہے۔
دراصل ذکر لطائف تمہید سیر کی ابجد ہے مگر
بعض سالکینِ راہ سلوک دائرہ امکان کی سیر
میں اس قدر مستغرق ہو جاتے ہیں کہ وہ اعلیٰ
منازلِ سلوک کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں
جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سلوک کے اعلیٰ
منازل سے گزر کر مقصودِ حقیقی تک نہیں پہنچ
سکتے ۔ دائرہ امکان کا نصف عالمِ خلق سے

www.mujaddidiway.com

الخلق ونصفها الامر۔

بدانکہ ہر دائرہ با دائرہ فوقانی ہماں قدر نسبت است کہ نسبت فرش با عرش وقطرہ را با قلزم بریں قیاس و اصلانی ایں مقامات نیز باہم چنیں تفاوت دارند الا بعروض عارض وحدوث امر قوی یغلب علیٰ شان ذٰلک المقام ارتفاعا وانحطاطا کثیرۃ فی دائرۃ کمالات النبوۃ التی قدر النقطۃ منہا اکبر من سائر الولایات۔

والترقی ہناک لیس علیٰ ترتیب اللطائف الخمس بل علیٰ امر اٰخر والترقی فی الولایۃ انما ہو علیٰ ترتیب اللطائف۔ دیگر باید دانست کہ نورِ قلب زرد است و نورِ روح سرخ و نورِ سر سفید و نورِ خفی سیاہ و نورِ اخفی سبز است و نورِ نفس بعد از تزکیہ انگارم کہ نور بے کیف باشد۔ دیگر بداں کہ ہر لطیفہ ازاں لطائفِ پنجگانہ زیر قدم نبی است از انبیاء کرام علیہم السلام قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام است و روح زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ السلام است و سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام است و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام است و اخفی زیر قدم خاتم المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام است۔

تعلق رکھتا ہے اور نصف عالمِ امر سے۔

جاننا چاہیئے کہ راہِ سلوک کے ہر دائرہ کو اپنے مافوق دائرے سے وہی نسبت ہے جو زمین کو عرش سے یا قطرہ کو سمندر سے ہے۔ چنانچہ ان مقامات سے گزرنے والے سالکین میں بھی اسی حساب سے فرق ہے بشرطیکہ کوئی عارض راہ میں حائل نہ ہو۔ دائرہ کمالاتِ نبوت کے مقاماتِ ارتقاء وانحطاط کے اعتبار سے اس قدر بلند ہیں کہ ان کا ایک نقطہ بھی ولایت کے تمام مقامات سے اعلیٰ وارفع ہے۔

جاننا چاہیئے کہ مدارجِ نبوت کا ارتقاء لطائفِ خمسہ کی ترتیب پر نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق کسی اور چیز سے ہے لیکن لطائفِ خمسہ کا ارتقاء ان کی ترتیب کے مطابق ہوتا ہے۔ نورِ قلب زرد ہے۔ نورِ روح سُرخ ہے۔ نورِ سر سفید ہے۔ نورِ خفی سیاہ ہے۔ نورِ اخفی سبز ہے اور نورِ نفس، تزکیہ نفسی کے بعد نورِ بے کیف ہے۔ لطائفِ خمسہ کا ہر لطیفہ انبیاء علیہم السلام کے زیرِ قدم ہے۔ چنانچہ لطیفۂ قلب حضرت آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفۂ روح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ لطیفۂ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے، لطیفۂ خفی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے اور لطیفۂ اخفی خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیرِ قدم ہے۔

www.mujaddidway.com

بدانکہ بعد از قطع اصول لطائف پنجگانہ عالم امر سیر در اصول لطائف پنجگانہ عالم خلق واقع خواہد شد وھی النفس والعناصر الأربعة، واصل ہر لطیفہ عالم خلق اصل لطیفہ از لطائف عالم امر است اصل نفس اصل قلب است واصل باد اصل روح است و اصل آب اصل سر است واصل نار اصل خفی است واصل خاک اصل اخفی است۔ باید دانست کہ قطع اصول عالم خلق حقیقت در ولایت علیہ است اما پیش از وصول بآں مقام درضمن قطع اصول لطائف عالم امر بطریق تبعیۃ فی الجملہ تصفیہ حاصل میشود واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

جاننا چاہیئے کہ سالک عالم امر کے لطائف خمسہ سے گزرنے کے بعد عالم خلق کے لطائفِ خمسہ کی سیر کرتا ہے۔ عالم خلق کے لطائفِ خمسہ نفس اور عناصر اربعہ ہیں، اور عالم خلق کے ہر لطیفہ کی اصل عالم امر کے لطیفہ میں ہے چنانچہ نفس کی اصل قلب ہے، باد کی اصل روح ہے آب کی اصل سر ہے، نار کی اصل خفی ہے اور خاک کی اصل اخفی ہے۔ عالم خلق کے اصول سے گزرنا ولایت علیہ ہے لیکن اس مقام پر پہنچنے سے پہلے سالک عالم امر کے لطائف کے اصول کے تابع رہ کر ان لطائف کو طے کرتا ہے اور ولایت علیہ کے مقام تک پہنچنے سے پہلے سالک کو فی الجملہ تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

الدائرۃ الثانیۃ

دوسرا دائرہ

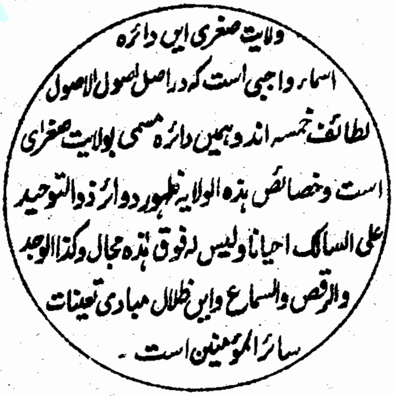

وھی کنایۃ عن الولایۃ الصغرٰی وفی ھذہ الدائرۃ وما سبق علیھا یجب

یہ دائرہ ولایت صغرای کا مقام ہے، اس دائرہ میں اور پہلے دائرہ میں سالک کے لئے

www.mujaddidiway.com

علی السالك دوام الذکر الخفی الماخوذ من الشیخ وکثرة المراقبة و الاکتفاء علی الفرائض و السنن الموکدة الاباغراض صحیحة - وھذہ الدائرة مقام القطب والغوث والافراد والاوتاد وسائر فرق الاولیاء عن اھل المناصب بالاصالة و اما الترقی من ھھنا فبالوراثة والتبعیة .

ضروری ہے کہ اپنے شیخ کا بتایا ہوا ذکر خفی ہمیشہ کرتا رہے اور مراقبہ بکثرت کرے ، فرائض اور سنن مؤکدہ کو پابندی کے ساتھ بخلوص دل ادا کرے ۔ یہ دائرہ قطب ، غوث ، افراد ، اوتاد نیز اولیاء اللہ کے ان تمام فرقوں کا مقام ہے جو دراصل اہل مراتب ہیں ۔ اس دائرہ تک سالک کا ارتقاء یا تو متوارث ہوتا ہے اور یا شیخِ کامل کی رشد و ہدایت سے ہوتا ہے ۔

الدائرة الثالثة

تیسرا دائرہ

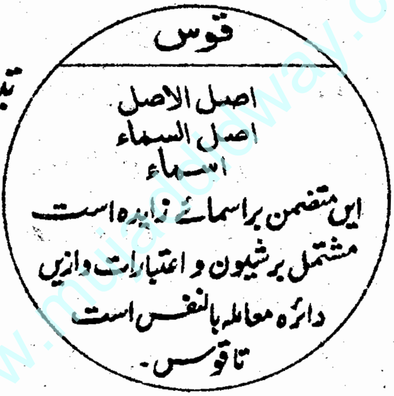

نصف اسفل
ونصف اعلیٰ
ذاتیہ است

وھی کنایة من الولایة الکبریٰ وھی ولایة الانبیاء علیھم السلام ۔ حضرت فرمودند کہ قطب الاقطاب مجدّد الف ثانیؒ در بعضے کتب این دائرہ بیان فرمودند وقوس را بمقدار حصول دائرہ نوشتہ و نصف باقی را ۳ دائرہ نوشتہ اند و آں قوس کہ

یہ دائرہ ولایت کبریٰ کا مقام ہے یعنی انبیاء علیہم السلام کی ولایت کا درجہ ہے ہمارے شیخ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات میں اس دائرہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے اور اس دائرہ میں قوس کو ایک مستقل دائرہ تحریر فرمایا ہے اور باقی حصّہ کو تین دائرے قرار دیا ہے ۔ قوس

www.mujaddidiway.com

نصف دائرہ است معلوم گردیدہ نصف قوس دیگر تتمہ دائرہ معلوم نشدہ ۔ واللہ اعلم ۔

وایں دائرہ اسماء واجبی است کہ ولایت کبرٰی عبارت از آں است وآں متضمن سہ دائرہ و قوس تفصیل اسمِ ظاہر است وفی ھٰذہ الولایۃ حصول الفناء الأتم والبقاء الاکمل وزوال العین والأثر وشرح الصدر والاسلام الحقیقی والاطمئنان النفسی وسیر الاقربیۃ والارتفاع علی مقام الرضاء وفی ھٰذہ الولایۃ ترقی السالک منوط بتکرار الکلمۃ الطیبۃ لسانا اوجنانا، و ایں اسماء مبادی تعینات انبیاء کرام علیہم السلام اند ۔

بدانکہ حق تعالیٰ را بعالم وعالمیان غنائی ذاتی است لیکن باایں غنائے مطلق اوراصفاتِ کاملہ ثابت است کہ بواسطہ آنہا فیوض بکائنات

جو نصف دائرہ ہے وہ تو معلوم ہے لیکن نصف دائرہ کی دوسری قوس جس سے دائرہ مکمل ہوتا ہے وہ معلوم نہیں ۔ واللہ اعلم ۔

یہ دائرہ اسماء واجبی ہے اور یہ عبارت ہے ولایت کبرٰی سے یہ دائرہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے یہ دائرے اور قوس اسم ظاہر کی تشریح ہے اس مقام ولایت میں سالک کو فنائے تام، بقائے کامل واکمل، نفی ذات وصفات، شرحِ صدر، اسلام حقیقی، طمانیتِ نفس، قربِ الٰہی کی سیر اور مقام رضا تک ارتفاع حاصل ہوتا ہے ۔ اس مقام ولایت میں سالک کی روحانی ترقی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اپنی زبان اور قلب سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھے کیونکہ کلمہ طیبہ کے الفاظ تعینات انبیاء علیہم السلام کے اصول ومبادی ہیں ۔

جاننا چاہیئے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات عالم اور موجوداتِ عالم سے بالکل مستغنی ہے لیکن اس غناءِ ذاتی کے باوجود اس کی صفاتِ کاملہ کے ذریعہ کائنات اور موجوداتِ عالم تک فیوض وبرکات

www.mujaddidway.com

میرسد. فلولاها لعدم الکائنات باسرها الا ان الفیض کل لمحة ولحظة ینزل علیها فبها یبقی فلولم یفض ذلك لانتفت وقامت بلا قیوم وهو المحال.

ولیعلم ان کل شی من الاشیاء مظهر اسم من الاسماء الواجبة والصفات المقدسة المتعالیة وبذلك الاسم یصل الفیض الیه من الذات البحت تعالی. ثم لیعلم ان کل اسم من الاسماء الواجبة کالکلی والظلال الناشئة منه کالجزئیات والکلی منها مربی نبی من الانبیاء وکل جزی فیارب فرد من الافراد الانسانیة وتسمی تلك الاسماء الکلیة مبادی تعینات الانبیاء والجزئیات تسمی مبادی تعینات الخلائق والوجه ظاهر وبهذا یظهر معنی محمدی المشرب وموسی المشرب وعیسی المشرب لان کل انسان من الامم یجب ان یکون مظهر ظل

پہنچتے ہیں۔ چنانچہ اگر صفات باری تعالیٰ کا ظہور نہ ہوتا تو کائنات بھی عالم وجود میں نہ آتی کیونکہ کائنات پر باری تعالیٰ کا فیضان ہر لمحہ ہوتا ہے اگر اس کا فیضان نہ ہو تو ساری کائنات معدوم ہو جائے اس لئے کہ کائنات کا خالق کے بغیر وجود میں آنا محال ہے۔

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے اسماء ذات وصفات میں سے کسی کا مظہر ہے اور اسی اسم کے وسیلہ سے اس چیز کو خاص ذات باری تعالیٰ سے فیض پہنچتا ہے۔ باری تعالیٰ کا ہر نام کلی ہے اور اس کے ظلال یا عکس جزئیات ہیں ہر اسم کلی انبیاء علیہم السلام کی مربی اور تربیت دینے والی ہے اور اس کی ہر جزئی نوعِ انسانی کی تربیت کرتی ہے اسماء کلیہ مبادی تعینات انبیاء علیہم السلام ہیں اور ان کے جزئیات مبادی تعینات خلائق ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے اسی تقسیم سے مشرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مشرب موسیٰ علیہ السلام اور مشرب عیسیٰ علیہ السلام کے معنی واضح ہوتے ہیں کیونکہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ باری تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم

www.mujaddidway.com

اسم من الاسماء و المشرب
عبارة عن ذلك ولا بد ان
يكون ذلك الاسم الظلي
ناشي من اسم كلي الذي هو
المظهر ومبدأ تعين النبي من
الانبياء ينسب كل جزئ الى
كلية فاذا كان مربي المرء
جزئ اسم كلي هو رب محمد
صلى الله عليه وسلم مثلا يحكم عليه
انه محمدي المشرب وهو على قدم
محمد صلى الله عليه وسلم واذا كان
الاسم الجزئ للمرئ اسم كلي هو
مربي موسى عليه السلام يحكم
على انه على قدم موسى
عليه السلام وهو موسوي المشرب
بهذه العلاقة، وطريقته و
حصوله الى الذات من حيث الولاية
هو طريق ذلك النبي الا
بقسر من القاسر. وهذا المقام
يقتضي التفصيل ولا يليق هذه
البطاقة، والله سبحانه اعلم
بحقائق الامور كلها.

کے ظل کا مظہر ہو اور مشرب سے یہی
چیز مراد ہے یہ ضروری ہے کہ یہ ظلّی
اسم، اسم کلّی سے پیدا ہو جو تعینات
انبیاء علیہم السلام کا سرچشمہ ہے چونکہ
ہر جزئی کسی کلّی کی طرف منسوب ہوتی
ہے لہذا اگر کسی شخص کو تربیت دینے والی
اس اسم کلی کی جزئی ہے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی مربی ہے تو اس شخص کو
اس تعلق سے محمدی المشرب اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا
کہیں گے اور اگر کسی شخص کو تربیت دینے
والی اس اسم کلی کی جزئی ہے جو موسیٰ علیہ
السلام کی مربی ہے تو اس شخص کو اس
مناسبت سے موسوی المشرب اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے والا
کہیں گے اور پیغمبر کا امتی درجہ ولایت
کے ذریعے ذات احد تک اپنے پیغمبر کے
طریقے سے ہی پہنچ سکتا ہے بشرطیکہ
کوئی مجبور کرنے والا نہ ہو۔ یہ مسئلہ
تفصیل طلب ہے جو یہاں مناسب
نہیں اللہ تعالیٰ ہی حقائق کو بہتر
جانتا ہے۔

الدائرة الرابعة :- چوتھا دائرہ :-

وھی کنایة من الولایة العلیا والذی یحصل فی ھذہ الدائرة احری بالاستار فانه من الاسرار ویحصل فیه المناسبة بالملائکة المقربین والترقی ھٰھنا منوط بتکرار الکلمة الطیبة وکثرة صلوٰة التطوع۔

دائرہ اسمار واجبی کہ
تفصیل اسم الباطن است کہ یک درجہ
از اسم الظاہر بحضرت ذات اقرب اند واین
اسرار مبادی تعینات ملائکہ عظام علیہم السلام
اند دراین دائرہ معاملہ با جزاء ثلاثہ
است یعنی آتش، آب
و ہوا۔

یہ ولایت علیا کا مقام ہے، جو اسرار اس دائرے میں ہیں انہیں مخفی رکھا جائے کیونکہ یہ اسرار الٰہیہ ہیں اس مقام پر پہنچ کر سالک کا تعلق ملائکہ مقربین سے ہو جاتا ہے اور یہاں تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سالک کلمۂ طیبہ کا ورد رکھے اور نوافل بکثرت پڑھے۔

الدائرة الخامسة :- پانچواں دائرہ :-

وھی کنایة عن مقام کمالات النبوة علی اربابھا الصلوٰة والسلام وفی ھٰذہ الدائرة ومابعدہ الترقی منوط بتلاوة القرآن وکثرة التطوع وطول القنوت۔ و دریں دائرہ معاملہ باجزاء ارضی است، و یحصل فی ھٰذہ الدائرة حقیقة الدنو والتدلی و ینکشف

کمالات نبوت
فیھا الوصل الی الذات
المقدسة وفیھا تنکشف
المقطعات القرآنیة و
المتشابھات الفرقانیة۔

یہ کمالاتِ نبوت کا مقام ہے اس مقام تک اور اس سے اوپر کے مقام تک ترقی کرنے کے لئے سالک کو چاہئے کہ تلاوتِ قرآن کی کثرت رکھے نوافل زیادہ سے زیادہ پڑھے اور دعائے قنوت وردِ زبان کرے اس دائرہ میں سالک کو اجزائے ارضی سے واسطہ ہوتا ہے اس دائرہ تک ترقی کرنے سے سالک کو قربِ الٰہی کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور اس مقام میں سالک پر

فيها سر قاب قوسين او أدنى۔

'قاب قوسین او ادنیٰ' کے اسرار منکشف ہو جاتے ہیں۔

الدائرة السادسة:۔

وهي كناية عن مقام كمالات الرسالة على اربابها الصلوٰة والسلام دریں دائرہ وبعد ذلك في الجانبين معاملة ماهية وجدانی است وفي هذه الدائرة الترقي بمحض التفضيل لا بالعمل كما في الحقائق الثلثة اي حقيقة الكعبة وحقيقة القران وحقيقة الصلوٰة۔ وليعلم ان التفاوة الواقع ههنا بين السالكين الواصلين الى هذه المقامات على قدر التفاوة الواقع ههنا الآن يكون صاحب السفل ذوشان وجسامة لم يحصل لصاحب العلو مثل ذلك وهذا الامر نادر كما وقع بين نوح وابراهيم عليهما السلام فان نوحا فوق ابراهيم من حيث المقام لكن لبراهيم ههنا شان ليس لنوح۔

چھٹا دائرہ:۔

یہ کمالات رسالت کا مقام ہے، اس دائرہ میں اور اس کے بعد میں سالک کو دونوں طرف سے کیفیت وجدانی حاصل ہوتی ہے۔ اس دائرہ تک ارتقار کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہے سالک کے عمل پر نہیں۔ اسی طرح کمالاتِ رسالت کی حقیقت تین چیزیں ہیں حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن اور حقیقت صلوٰۃ۔ ان مقامات پر پہنچنے والے سالکین کے مراتب میں بھی اتنا ہی فرق ہے جتنا ان مقامات میں ہے مگر اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو رفعت وعظمت کم درجہ کے سالک کو حاصل ہوتی ہے وہ اعلیٰ درجہ کے سالک کو حاصل نہیں مگر ایسا شاذ ونادر ہی ہوتا ہے جس طرح کہ درجہ کے لحاظ سے حضرت نوح علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فوقیت حاصل ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شان اتنی اعلیٰ وارفع ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کو حاصل نہیں ہے۔

www.mujaddidway.com

وفضل ابراهيم عليه السلام بذلك الشان، وكذلك الامر في الاولياء، والله اعلم بحقيقة الامر۔

اسی اعتبار سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت ہے اسی قسم کا اضافی اور اعتباری فرق اولیاء کرام میں موجود ہے باقی حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

الدائرة السابعة — ساتواں دائرہ۔

کمالات اولی العزم علیہم السلام

وهي كناية عن مقام كمالات اولى العزم۔

یہ مقام اولو العزم پیغمبران علیہم السلام کے کمالات کا ہے۔

الدائرة الثامنة — آٹھواں دائرہ۔

قیومیت

وهي كناية عن مقام القيومية۔ هذه الدائرة ومافوقها وان كانت ناشئة عن دائرة اولى العزم لكن لعلوشانها عدت خارجة عنها كانها ليست منها كما قيل في قوله تعالى تنزل الملائكة والروح۔ وليعلم ان منصب القيومية في هذه الدائرة وما يوجد قبل ذلك فهو ظل وعكس حظ من ذلك المقام

یہ مقام قیومیت ہے۔ یہ دائرہ اور اس سے بعد کا دائرہ اگرچہ دونوں دائرہ اولو العزم سے پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ دونوں اپنی رفعت شان کی وجہ سے اس دائرہ سے بالکل الگ معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول "تنزل الملائكة والروح" یعنی فرشتوں اور روح الامین کا نزول ہوتا ہے۔ اس آیت پاک میں مقام قیومیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس دائرہ میں مقام قیومیت ہے اور اس سے بعد کے دائروں کے مقامات مقام قیومیت کا عکس ہیں، کسی دائرہ میں قیومیت کا عکس

www.mujaddidiway.com

قل او كثر وكذا الحال فى الخلة والمحبة والمحبوبية الواقعة بعد هٰذه الدائرة فلا مساغ فيها لاحد الابوراثة وكمال متابعة عليه السّلام والصّلوٰة۔

زیادہ ہے، اور کسی میں کم ہے۔ یہی حال دائرہ خلت، دائرہ محبت اور دائرہ محبوبیت کا ہے۔ دائرہ قیومیت کی سیر سالک اسی وقت کر سکتا ہے جب اس کا شیخ کامل اس میں اس کی اہلیت پیدا کردے اس مقام میں سالک کو لازم ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی مکمل پیروی کرے۔

الدائرة التاسعة:۔ **خلت** نواں دائرہ:۔

وهى كناية عن مقام الخلة۔ وفى هٰذه الدائرة يعنى دائرة الخلة تنشعب دائرة النفى و هٰهنا يتسرحقيقته وفى هٰذه الدائرة التاسعة دائرة عاشرة وفى العاشرة الحادى عشر وفى الحادى عشر الثانية عشر، ولكن نحن كتبناها عليحدة تنبيها على مامضى فى القيومية۔

یہ مقام خلّت ہے۔ دائرۂ خلت سے دائرہ نفی پیدا ہوتا ہے اس دائرہ میں سالک حقیقت کی سیر کرتا ہے۔ نویں دائرے سے دسواں دائرہ اور دسویں سے گیارہواں دائرہ اور گیارہویں سے بارہواں دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ہم نے سب دائروں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے دائرہ قیومیت میں کیا ہے۔

الدائرة العاشرة:۔ **محبت صرفہ** دسواں دائرہ:۔

وهى كناية عن الولاية الموسوية على صاحبها السّلام وفى

یہ ولایت موسویہ علیہ السلام کا مقام ہے اس دائرہ میں اور اس کے

www.mujaddidway.com

هٰذه الدائرة وما بعدها الترقی فی محبة النبی صلّی اللّٰه علیه وسلم وهی فوق التفضل ۔

بعد کے دائروں میں محبت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقام محبت کی کتنی فضیلت ہے ۔

محبوبیت ممتزجة

الدائرة الحادی عشر:۔ وهی کنایة عن ولایة محمدیة علی صاحبها السّلام ومن هٰذه الدائرة تنشعب دائرة الاثبات ویتم معاها فی الدائرة الآتیة بالکلیة۔

گیارہواں دائرہ:۔ یہ ولایت محمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے اور اسی دائرہ سے دائرہ اثبات پیدا ہوتا ہے ان دونوں دائروں کی تکمیل آئندہ آنے والے دائرہ سے ہوتی ہے ۔

محبوبیت خالصة

الدائرة الثانیة عشر:۔ وهی کنایة عن الولایة الاحمدیة علی صاحبها الصلوٰة والسلام ۔

بارہواں دائرہ:۔ یہ ولایت احمدیہ علیہ السلام کا مقام ہے ۔

لا تعین

الدائرة الثالثة عشر:۔ وهی کنایة عن مقام الخاص له علیه الصلوٰة والسّلام المعبر بفوق حقیقة الحقائق ولا تعین ۔

تیرہواں دائرہ:۔ یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص مقام ہے اسی لئے اس دائرہ کو 'فوق حقیقۃ الحقائق' یا 'لاتعین' کا دائرہ کہا جاتا ہے ۔

حقیقة کعبة

الدائرة الرابعة عشر:۔ وهی کنایة عن حقیقة الکعبة الحسناء هٰذا انما هو باعتبار

چودہواں دائرہ:۔ یہ ذکر کے اعتبار سے ہے ورنہ یہ مقام 'مقام خاص' پر فوقیت نہیں رکھتا

www.mujaddidiway.com

الذکر لان کونہا فوق المقام الخاص المذکور غیر معقول وھٰھنا کلام طویل وتحقیق وتدقیق ان وفقنی اللہ تعالیٰ علیہ اذکرہ۔

اس مقام میں بڑی دقیق بحثیں ہیں، اللہ تعالیٰ مجھے انہیں بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقیقت قرآنی

الدائرۃ الخامسۃ عشر:۔ وھی کنایۃ عن الحقیقۃ القرآنیۃ وھی کنایۃ المبداء وسعۃ الذات المتعالی۔

پندرھواں دائرہ:۔ یہ حقیقت قرآنیہ کا مقام ہے، اور اس سے باری تعالیٰ کی وسعت مراد ہے۔

حقیقۃ الصلوٰۃ

الدائرۃ السادسۃ عشر:۔ وھی کنایۃ عن حقیقۃ الصلوٰۃ وھٰذا نہایۃ المقامات العابدیۃ۔

سولھواں دائرہ:۔ یہ حقیقت صلوٰۃ کا مقام ہے یہاں عابد کے مقامات ختم ہو جاتے ہیں۔

معبودیت صرفہ

الدائرۃ السابعۃ عشر:۔ وھی کنایۃ عن مقام المعبودیۃ الصرفۃ ولاسبیل الیہ الا للقیوم ومن فی ضمنہ۔

سترھواں دائرہ:۔ یہ معبودیت محضہ کا مقام ہے اس مقام پر قیوم کے سوا اور کسی کو رسائی نہیں ہو سکتی۔

الخاتمۃ اعلم انہ لما ثبت انہ رضی اللہ عنہ مجدد المائۃ وجب علیک ان لا تنکر علی مقاماتہ و تومن بجمیع مکشوفاتہ ان اللہ سبحانہ

جاننا چاہیئے کہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی صدی کے مجدد ہیں تو ضروری ہے کہ آپ کے مقامات عالیہ سے انکار نہ کیا جائے بلکہ آپ کے مکشوفات اور مقامات عالیہ کا اعتراف کیا جائے۔ آپ کے مکشوفات میں سے ایک یہ ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ

www.mujaddidiway.com

جعله مجددًا للالف الثاني، و الهمه بان الفيض من جناب القدس انما هو بتوسطه الى يوم القيامة - فلما اورد عليه النقض بوجود عيسى عليه السلام والمهدى الموعود انار اليه برهانه اجاب بانهما اصلان من طريق النبوة لا يسع فيه التوسط وكلامنا في امر الولاية التي معاملتها ينوط بالوسائط - ويزيدك مزيد الطمانية خاتمة الجلد

نے آپ کو مجدد الف ثانی کا خلعت عطا فرمایا اور آپ کو الہام کیا کہ بارگاہ ایزدی تک آپ کے وسیلہ سے رسائی ہوگی۔ اور قیامت تک کوئی سالک آپ کے وسیلہ کے بغیر تقرب الی اللہ حاصل نہ کر سکے گا یہاں اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ قیامت سے پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام دُنیا میں تشریف لائیں گے تو کیا حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ ان دونوں کے لئے بھی تقرب الی اللہ کا ذریعہ بنیں گے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ قیامت تک لوگوں کو میرے وسیلہ سے تقرب الی اللہ حاصل ہوگا تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ السلام تو بطریق نبوت خود اصل ہیں۔ ہماری گفتگو تو ولایت کے متعلق ہے اور اولیائے کرام کو تقرب الی اللہ حاصل کرنے کے لئے وسیلہ ضروری ہے نبیوں کے لئے نہیں ۔ مزید اطمینانِ قلب کے لئے 'مکانۃ العلیا' کی

الثالث من[1] مکانته العلیا فعلیك بها۔

جلد ثالث ملاحظہ کریں۔

ثم انه لما تم امر التجدید وصار الدین قوی الارکان بعد ما اندرس کثیر من معاملتها و تجددت الملة البیضاء وحیث یضرب به الامثال فی البلاد ویسیر الیه الرجال من الاقطار وبلغ ثمرة عمره عمر مورثه النبی علیه السلام اجاب الداعی بالله تعالیٰ علیٰ راس الف واربع وثلثین سنة حسن الخاتمة۔

جب حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ مجددیت کے فرائض انجام دے چکے اور آپ کی تبلیغ و ہدایت سے اسلام قوی ہوگیا بعد اس کے کہ اسلام میں بہت سے رخنے پیدا ہوگئے تھے۔ آپ نے ملت اسلامیہ کی تجدید کی یہاں تک کہ آپ کی مثال پیش کی جانے لگی اور طالبین حق دنیا کے گوشہ گوشہ سے اکتساب فیوض کی خاطر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ کی عمر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوگئی یعنی تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوگئی تو آپ نے ۱۰۳۴ھ میں وصال فرمایا۔

قال المولف غفر الله تعالیٰ له قال المجدد قدس سره عند ارتحاله عرج لی الآن الی مقام عظیم لم ار مثل ذلك قط۔

مؤلف کتاب غفر اللہ لہ کا قول ہے کہ حضرت مجدد صاحب قدس سرہ نے وصال کے وقت فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ مجھے ایسے عظیم الشان مقام کی طرف لے جا رہا ہے کہ اس سے پہلے میں نے ایسا اعلیٰ و ارفع مقام کبھی نہیں دیکھا تھا۔

---

[1] یعنی مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ۔ دفتر سوم۔ مکتوب نمبر ۱۱۴۔

www.mujaddidiya.com

والهمت ان هذه اخر ظهورات الصفات الثمانية ليس فوقها الا الذات البحت ثم شرفت بوصوله تلك المرتبة المقدسة وصولا بلا كيف وقال لخليفتيه المكرمين وانتما معي هناك كما كنتما في جميع المقامات السابقة۔ وقال رضي الله عنه الهمت ان جميع ما كان ممكنا من الكمال في نوع البشر قد تيسر لك غير انه لانبوة بعد ختمها على خاتمها الصلوة والسلام۔

پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ یہ مقام ظہورات الصفات الثمانیہ کا آخری مقام ہے اس سے اوپر صرف حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اعلیٰ وارفع مقام پر اس طرح پہنچایا کہ اس کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی۔ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے دو خلفاء سے فرمایا کہ جس طرح تم دونوں تمام مقامات میں میرے ساتھ رہے ہو اسی طرح اس اعلیٰ مقام میں بھی تم دونوں میرے ساتھ رہو گے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے الہام کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تمام کمالات عطا فرما دیئے جو بنی نوع انسانی کے لئے ممکن ہیں سوائے نبوت کے کہ وہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

والحمد للہ رب العلمین

(مسلسل)

www.mujaddidway.com

افاداتِ مولانا عُبیدُاللہ سندھی

تمہید کتاب سطعات (امام ولی اللہؒ)

مولانا عزیز احمد عبیداللہی

عام طور پر وجود کو واجب اور ممکن اور پھر ممکن کو حادث اور قدیم میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ حقائق پر پوری بحث ختم کرنے کے بعد جن معانی میں یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں وہ صحیح نہیں ثابت ہوتے کیونکہ ہر موجود کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی علت کی تاثیر سے واجب ہو جب کہ وجود کے ساتھ وجوب ضروری ہوگیا تو یہ بحث کہ یہ وجوب بالذات ہے یا وجوب بالغیر دوسرے درجے پر رہ جاتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ وجوب بالغیر جہاں ہوگا وہ وجوب بالذات سے دوسرے درجے پر مانا جائے گا اس لئے وجود کے مراتب کی صحیح مثال انسان کی ذہنی معلومات میں عقلی، خیالی اور حسّی علوم میں ملتی ہے۔ انسانی ذہن تینوں مراتب کے لئے قیومیت کا درجہ رکھتا ہے مگر عقلیت ذہن سے بلاواسطہ تعلق رکھتی ہے اور خیالیت عقلیت کے بعد اور ایسے ہی احساس خیال کے بعد مگر نفس انسانی تینوں چیزوں کا براہِ راست قیوم ہے۔ اشراقی حکماء کی تحقیق میں وجود ایک قیوم کے ساتھ قائم ہے پھر اس میں مراتب ضرور مختلف ہیں۔ یہ بحثیں عبقات اور شاہ ولی اللہ صاحب کی مفصل کتابوں میں پڑھنی چاہئیں۔

سلسلۂ مجددیہ کا ایک نادر مخطوطہ

(ڈاکٹر) غلام مصطفٰے خان

(۲)

(مخطوطہ کے جامع نے رسالے کے مصنف کی کتاب 'الجنات الثمانیۃ'
میں سے مجددیت سے متعلق مضمون یہاں بطور ضمیمہ نقل کردیا ہے)

تذئیل:۔ قال المصنف قدس سرہ فی رسالتہ المسمی بجنات الثمانیۃ الاولی فی البشارۃ المخبرۃ عن وجودہ قبل ان یوجد فالاولی والاعلیٰ والافضل و اشرف ما اوردہ العارف باللہ خواجہ محمد ھاشم فی مقاماتہ ان صاحبا لی قال یوما انک تذکر من کمالات شیخک یعنی بہ المجدد رضی اللہ عنہ ما لا یذکر

ضمیمہ:۔ مصنف قدس سرہ نے اپنے رسالہ الجنات الثمانیۃ میں فرمایا ہے کہ پہلی جنت تو اس بشارت میں ہے، جس میں حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ یہ بشارت سب سے اولیٰ، اعلیٰ، افضل اور اشرف ہے یہ روایت عارف باللہ خواجہ محمد ہاشمؒ نے اپنے مقامات میں اس طرح بیان کی ہے کہ میرے ایک ساتھی نے ایک روز مجھ سے کہا کہ آپ اپنے شیخ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے ایسے کمالات بیان کرتے ہیں جو مشائخ کرام میں سے کسی

من المشائخ الكرام وما يتحير فيه العقول والافهام ولو كان كذلك لاخبر بوجوده صاحب الوحي عليه الصلوٰة والسلام كما أخبر بوجود المهدي عليه السّلام للأنام قلت لعله أخبر بوجود ذٰلك ولم نطلع عليه ولا يلزم من عدم العلم بالشئ عدم وجود ذٰلك الشئ - وقال عندي كتاب جمع الجوامع للسيوطي رحمة الله عليه فيه احاديث النبي صلّى الله عليه وسلم فاجمعها انتفحص فيه فان كان هناك خبر الحالة اعتقد بها ففتح الكتاب فاذا فيه هٰذا الحديث أخرجه ابن سعد عن عبد الرحمٰن بن يزيد ايضا عن جابر بلاغا عنه صلى الله عليه وسلم "يكون في امتي رجل يقال

کے بیان نہیں کئے گئے اور جنہیں سن کر عقل پر حیرت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی خبر ضرور دیتے جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی خبر دی ہے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی خبر دی ہو مگر اس کا ہمیں علم نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونے سے اس چیز کا موجود نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ پھر خواجہ ہاشمؒ نے فرمایا کہ میرے پاس سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب 'جمع الجوامع' ہے جس میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی گئی ہیں، میں نے اپنے عقیدے کے مطابق حدیث تلاش کرنے کے لئے کتاب کھولی تو اس میں ایک حدیث ملی جو ابن سعد نے عبد الرحمٰن بن یزید سے اور انہوں نے جابرؓ سے روایت کی ہے۔ حضرت جابرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "میری امت میں ایک شخص ایسا پیدا ہوگا جو 'صلہ' کے نام

www.mujaddidway.com

له صلة يدخل الجنة
بشفاعته كذا وكذا"
وانت خبير بان هذا
اللقب له مشهور بين
اصحابه قدس سرهم
وذلك لانه كتب في مكاتبه
الحمد لله الذى
جعلني صلة بين البحرين
ووصلة بين الفئتين. وهذا
اشارة الى انه كما بلغ هذا
الجهد في تطبيق اقوال الصوفية
والعلماء الشريعية والطريقية
فيسمى نفسه بالهامه سبحانه۔
منها ماذكر الفاضل الكامل
الشيخ بدرالدين السرهندي في
المقامات ان الشيخ الاسلام احمد
الجامي صاحب الكرامات التي
قلما يذكر بمثلها من الاقطاب
والاوتاد، كما في نفحات الانس
وغيرها قدس سره و نور
مرقده قال يجئ من بعدى
سبعة عشر رجلا من
اهل الله يسمون باحمد

سے مشہور ہوگا اور اس کی شفاعت سے
بہت سے لوگ جنّت میں داخل ہوں گے۔
پھر میں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب
میں اسی لقب سے مشہور تھے کیونکہ
آپ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے
"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے
مجھے دو سمندروں کو ملانے والا بنایا اور مجھے
دو گروہوں کو متحد کر دیا" یہ آپ کی جدو
جہد کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے صوفیۂ
عظام اور علماء شریعت کے اقوال میں تطبیق
کرنے کے لئے تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنا نام
اسی حدیث کی بناء پر 'صلہ' رکھا۔
فاضل کامل حضرت شیخ بدرالدین
سرہندیؒ نے اپنے مقامات میں ذکر کیا ہے
کہ شیخ الاسلام احمد جامی رحمۃ اللہ علیہ سے
ایسی ایسی کرامات ظاہر ہوئیں کہ اقطاب
و اوتاد سے بھی ایسی کرامات کا ظہور نہیں
ہوا۔ اسی قسم کا مضمون "نفحات الانس"
میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام
احمد جامیؒ نے فرمایا ہے "میرے بعد سترہ
اہل اللہ ایسے ظاہر ہوں گے جن کا نام
'احمد' ہوگا اور دسویں صدی کے اوائل

www.mujaddidiya.com

اخرهم يخرج على راس الالف احسنهم و اعلمهم و اجمعهم، فقال غفير من ارباب الكشف ان المراد منه المجدد للالف الثاني.

و وقع في مقامات الشيخ ظهير الدين خلف الشيخ المذكور قدس سرهما حكاية عجيبة يؤيد هذه البشارة تائيدا جليا.

منها ما نقله الثقات من الولي الشهير الشيخ خليل الله البدخشاني قدس سره انه وقع في بعض رسالة انه سيخرج من سلسلة خواجه روّح الله ارواحهم من الهند رجل كبير عظيم صاحب كمال لانظير له في عصره يا اسفا على لقائه. فلما توفي الشيخ طلع هذا الكوكب الدري.

منها ان قدوة الاولياء خواجگی الامکنگی قال لخليفة الاكمل وهو امام العرفاء وشيخنا خواجه محمد الباقي

میں اسی نام کے ایک ایسے بزرگ پیدا ہوں گے جو آخری احمد ہوں گے اور مرتبۂ ولایت میں سب سے اعلیٰ وارفع ہوں گے چنانچہ ارباب کشف کے ایک جم غفیر نے فرمایا ہے کہ وہ صاحب کرامات ولی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں — شیخ الاسلام احمد جامی کے خلف الرشید حضرت شیخ ظہیر الدین کی کتاب مقامات میں ایک ایسی عجیب وغریب حکایت بیان کی گئی ہے جس سے بشارت مذکورہ کی تائید ہوتی ہے۔

آپ کی مجدّدیت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ ثقہ راویوں نے حضرت شیخ خلیل اللہ بدخشانی قدس سرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ مذکور نے اپنے ایک رسالہ میں تحریر فرمایا ہے: کہ بسلسلہ خواجگان رحمہم اللہ ہندوستان میں ایک ایسا عظیم اور باکمال شخص پیدا ہوگا جس کی نظیر نہ ہوگی افسوس کہ میں اس کی زیارت نہ کرسکوں گا — چنانچہ جب حضرت شیخ خلیل اللہ قدس سرہ کا وصال ہوگیا تو حضرت مجدّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور اجلال فرمایا۔

ایک ثبوت یہ ہے کہ قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفۂ کامل امام العارفین وشیخنا خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ

www.mujaddidway.com

قدس سره انه يخرج رجل من الهند على يدك اماما فى عصره صاحب الحقائق و الاسرار اسوع فان اهل الله منتظرون لقدوم ذلك العزيز فلما توجه قدس سره من البخارا الى الهند و ادركه المجدد رضى الله عنه و اخذ منه الطريقة خاطبه بهذا الكلام "قد علمت انك ذلك الرجل المبشر به" و لما دخلت بلدة سرهند رأيت رجلا وقيل لى هذا قطب زمانه فلما رأيتك عرفتك بتلك الحلية والصورة ۔

سے فرمایا "ہندوستان کا ایک ایسا شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوگا، جو اپنے زمانہ کا امام ہوگا وہ صاحب اسرار وحقائق ہوگا، اسے جلد اپنے سلسلہ میں داخل کیجئے کیونکہ تمام اہل اللہ اس باکمال شخص کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ بخارا سے ہندوستان تشریف لائے تو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر حضرت باقی باللہ قدس سرہ نے آپ سے فرمایا "بیشک آپ وہی شخص ہیں جس کی بشارت مجھے دی گئی تھی۔" پھر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے فرمایا "جب میں شہر سرہند میں داخل ہوا تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ یہ قطب زمانہ ہیں پس جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حلیہ اور شکل وصورت سے پہچان لیا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مجھے بشارت دی گئی تھی۔

و قال ايضا لما دخلت سرهند رأيت هنالك مشعلة اوقدت فى غاية الرفعة والعظمة كانها وصلت الى السماء

اسی طرح حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے دوسری جگہ فرمایا ہے "جب میں سرہند میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک مشعل دیکھی جو انتہائی رفعت وعظمت کے ساتھ روشن ہے گویا کہ وہ آسمان تک پہنچ

www.mujaddidiway.com

وقد امتلأ العالم من نورها شرقا وغربا، و تزايد انوارها ساعة فساعة ويستوقد عنها الناس سراجا سراجا وهٰذا فی شانك۔

منها ماذكر اصحاب المقامات ان قدوة الكاملين الشاه كمال الكيتلى القادرى الذى اخبار خوارقه وكراماته بلغت حد التواتر، ودّع الجبة المباركة قيل انها كانت متوارثة من الشيخ الاعظم والغوث الاكرم السيد عبدالقادر الجيلانی قدس سره عنده فان هٰذا العارف الربانی الشاه سكندر حسين لما جاء بنفسه و قال لتكن هٰذه الجبة عندك وديعة وامانة حتى يخرج صاحبه۔ فلما كان اوان ظهور المجدد قال له فی المعاملة ان اوصل هٰذه الى الشيخ احمد السرهندی فانه اهلها، فلم يوصلها اليه ۔ ثم

گئی ہے اور سارا عالم شرقاً و غرباً اس کے نور سے معمور ہوگیا ہے۔ اس کی روشنی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جارہی ہے اور اس مشعل سے لوگ اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں یہ سب آپ کی شان تھی۔

ایک ثبوت یہ ہے کہ اصحابِ مقامات نے بیان کیا ہے کہ قدوۃ الکاملین حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ علیہ جن کے خوارقِ عادات اور کرامات تواتر کی حد تک پہنچ چکے ہیں، ان بزرگ کے پاس حضرت غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا جبّہ مبارک تھا جو انہیں اس طرح پہنچا تھا کہ عارفِ ربانی حضرت شاہ سکندر حسین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جبّہ مبارک حضرت شاہ کمال کیتھلی کے پاس بطور امانت رکھا تھا۔ چنانچہ جب حضرت شاہ سکندر حسینؒ رحلت فرما گئے اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آیا تو شاہ سکندر حسین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ کمال کیتھلی سے خواب میں فرمایا کہ یہ جبّہ مبارک حضرت شیخ احمد سرہندی کو دیدو کیونکہ وہی اس جبّہ کے اہل ہیں ۔۔ مگر حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ نے وہ جبّہ حضرت شیخ کو نہ دیا۔ پھر حضرت

خاطبه فی عالم السر بذٰلك فلم يفعل ذٰلك ، و قال كيف يخرج هٰذه البركة عن بيننا فعاتبه فی المرتبة الثالثة فجاء بها اليه ۔ فترتب علی ذٰلك امور عظيمة كما هو مرقوم فی المقامات والملفوظات معارف لدنية[1]۔

شاہ سکندر حسینؒ نے حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ سے عالم سر میں یہی فرمایا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور فرمایا کہ میں یہ برکت اپنے پاس سے کیسے علیحدہ کر دوں ۔ پھر تیسری بار حضرت شاہ سکندر حسینؒ نے عتاب فرمایا تو حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جبّہ مبارک حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کر دیا ۔ چنانچہ اس جبّہ مبارک کے بڑے بڑے فیوض و برکات ظہور میں آئے جنہیں مقامات اور ملفوظات "معارف لدنیہ" میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔

---

[1] یہ حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہ کا رسالہ ہے ۔

لمحات (عربی)

شاہ ولی اللہؒ کے فلسفۂ تصوّف کی یہ بنیادی کتاب عرصے سے نایاب تھی ۔ مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی کو اس کا ایک پرانا قلمی نسخہ ملا ۔ موصوف نے بڑی محنت سے اس کی تصحیح کی اور شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کی عبارات سے اس کا مقابلہ کیا اور وضاحت طلب امور پر تشریحی حواشی لکھے ۔ کتاب کے شروع میں مولانا کا ایک مبسوط مقدمہ ہے ۔

قیمت:- ۲/- روپے

علومِ قرآنی کا بیش بہا خزانہ

مولانا امین احسن اصلاحی

کی تفسیر

تدبرِ قرآن

جلد اوّل

مشتمل بر

تفاسیر آیۂ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ و سورہ آلِ عمران

پریس میں جاچکی ہے

سائز ۲۲×۲۹/۸، صفحات ۸۶۸ (علاوہ فہرست) آفسٹ کا دیدہ زیب طباعت

مضبوط اور پائیدار چرمی جلد کے ساتھ ہدیہ ۳۰ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آرڈر جلد بک کرائیں

دارالاشاعت اسلامیہ امرت روڈ کرشن نگر لاہور

www.mujaddidway.com

شاہ ولی اللہ اکیڈمی

اغراض و مقاصد

۱۔ شاہ ولی اللہ کی تصنیفات اُن کی اصلی زبانوں میں اور اُن کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔

۲۔ شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور ان کے فلسفہ و حکمت کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم کتابیں لکھوانا اور اُن کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا۔

۳۔ اسلامی علوم اور بالخصوص وہ اسلامی علوم جن کا شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر سے تعلق ہے، اُن پر جو کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں اُنہیں جمع کرنا، تاکہ شاہ صاحب اور اُن کی فکری و اجتماعی تحریک پر کام کرنے کے لیے اکیڈمی ایک علمی مرکز بن سکے۔

۴۔ تحریک ولی اللہی سے منسلک مشہور اصحاب علم کی تصنیفات شائع کرنا، اور اُن پر دوسرے اہل قلم سے کتابیں لکھوانا اور اُن کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

۵۔ شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتب فکر کی تصنیفات پر تحقیقی کام کرنے کے لئے علمی مرکز قائم کرنا۔

۶۔ حکمت ولی اللہی اور اس کے اصول و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں رسائل کا اجراء۔

۷۔ شاہ ولی اللہ کے فلسفہ و حکمت کی نشر و اشاعت اور اُن کے سامنے جو مقاصد تھے۔ اُنہیں فروغ دینے کی غرض سے ایسے موضوعات پر جن سے شاہ ولی اللہ کا خصوصی تعلق ہے، دوسرے مصنفوں کی کتابیں شائع کرنا

www.mujaddidiway.com

Phone 4154 Regd. S. No. 2548

Monthly "AR-RAHIM"

Hyderabad

شاہ ولی اللہ کی تعلیم !

از پروفیسر غلام حسین جلبانی سندھ یونیورسٹی

پروفیسر جلبانی ایم اے صدر شعبہ عربی سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے۔ اُس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحثیں کی ہیں قیمت ۷/۵۰ روپے ہے۔

المسوّیٰ من احادیث الموطا (عربی)

تالیف ——— الامام ولی اللہ الدهلوی

شاہ ولی اللہ کی یہ مشہور کتاب آج سے ۳۲ سال پہلے مکہ مکرمہ میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کے زیر اہتمام چھپی تھی اس میں جگہ جگہ مولانا مرحوم کے تشریحی حاشیے ہیں شروع میں حضرت شاہ صاحب کے حالات زندگی اور الموطا کی فارسی شرح المصفیٰ پر آپ نے جو مبسوط مقدمہ لکھا تھا اس کا عربی ترجمہ ہے۔ شاہ صاحب نے المسوّیٰ میں الموطا امام مالک کو نئے سرے سے ترتیب دیا ہے امام مالک کے وہ اقوال جن میں وہ باقی مجتہدین سے منفرد تھے حذف کر دیئے گئے ہیں الموطا کے ابواب سے متعلق قرآن مجید کی آیات کا اضافہ کیا گیا ہے اور تقریباً ہر باب کے آخر میں شاہ صاحب نے اپنی طرف سے توضیحی کلمات بھی شامل کر دیئے ہیں۔

ولایتی کپڑے کی نفیس جلد دو حصوں میں قیمت ۲۰/۰۰ روپے

ہمعات (فارسی)

تصوّف کی حقیقت اور اُس کا فلسفہ "ہمعات" کا موضوع ہے۔

اس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تاریخ تصوّف کے ارتقاء پر بحث فرمائی ہے نفس انسانی تربیت و تزکیہ سے جن بلند منازل پر فائز ہوتا ہے، اس میں اُس کا بھی بیان ہے۔

قیمت دو روپے

محمد سرور پبلشر نے سعید آرٹ پریس حیدرآباد میں چھپوا کر شایع کیا۔